تالیف

مولانا مشتاق احمد چرتھاولی رحمۃ اللہ علیہ

دارالکتب السلفیۃ

اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

علم النحو

تالیف

مولانا مشتاق احمد چرتھاولی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

دار الکتب السلفیة

شیش محل روڈ لاہور ۔ فون: 042-7237184

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

علم نحو کی تعریف :- عربی کا علم نحو وہ علم ہے کہ جس میں اسم و فعل و حرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کی ترکیب اور ہر کلمہ کے آخری حرف کی حالت معلوم ہو۔

فائدہ :- اس علم کا یہ ہے کہ انسان عربی زبان بولنے اور لکھنے میں ہر قسم کی غلطی سے محفوظ رہے۔ مثلاً زَیْدٌ۔ دَارٌ۔ دَخَلَ۔ فِیْ۔ یہ چار کلمے ہیں۔ اب ان چاروں کو جوڑ کر ایک جملہ بنانا اور اس کو صحیح طور پر ادا کرنا یہ علم نحو سے حاصل ہوتا ہے۔

موضوع لہٗ اس علم کا کلمہ اور کلام ہے

فصل ۱ کلمہ و کلام

جو بات آدمی کی زبان سے نکلے اس کو لفظ کہتے ہیں۔ پھر لفظ اگر با معنی ہے تو اس کا نام موضوع ہے اور اگر بے معنی ہے تو مُہمل۔

عربی زبان میں لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں (۱) مُفرد (۲) مُرکّب۔

مفرد۔ اس اکیلے لفظ کو کہتے ہیں جو ایک معنی بتائے اور اس کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔

کلمہ۔ کی تین قسمیں ہیں : اسمٌ، فعلٌ، حرفٌ،

اسم، وہ کلمہ ہے جس کے معنی بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے معلوم ہو جائیں اور اس میں تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے، جیسے رَجُلٌ، عِلْمٌ۔ مِفْتَاحٌ

اسم کی تین قسمیں ہیں : جامد، مصدر، مشتق۔

جامد، وہ اسم ہے کہ جو نہ آپ کسی لفظ سے بنا ہو، اور نہ اس سے اور کوئی لفظ بنا ہو جیسے رَجُلٌ۔ فَرَسٌ وغیرہ۔

مصدر، وہ اسم ہے کہ جو آپ تو کسی لفظ سے نہیں بنتا، مگر اس سے بہت لفظ بنتے ہیں جیسے نَصْرٌ۔ ضَرْبٌ وغیرہ۔

مشتق، وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہو۔ جیسے ضَرْبٌ سے ضَارِبٌ۔ نَصْرٌ سے نَاصِرٌ۔

فعل، وہ کلمہ ہے جس کے معنٰی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہو جائیں اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

فعل کی چار قسمیں ہیں۔ ماضی[1]، مضارع[2]، امر[3]، نہی[4]۔ ان کی تعریفیں صرف میں بیان ہو چکیں۔

حرف، وہ کلمہ ہے جس کے معنٰی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم نہ ہوں جیسے مِنْ، فِیْ کہ جب تک ان حرفوں کے ساتھ کوئی اسم یا فعل نہ ملے گا ان سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہو گا جیسے خَرَجَ زَیْدٌ مِنَ الدَّارِ۔ دَخَلَ عَمْرٌو فِی الْمَسْجِدِ۔

حرف کی دو قسمیں ہیں۔ عامل[1]۔ غیر عامل[2]۔

مُرَکَّب، وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں کو جوڑ کر بنایا جائے، اس کی دو قسمیں ہیں مُفید[1]۔ غیر مفید[2]۔ مرکب تام

مُرَکَّب مُفید، وہ ہے کہ جب کہنے والا بات کہہ چکے تو سننے والے کو گزشتہ واقع کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم ہو۔ جیسے ذَهَبَ زَیْدٌ (زید گیا) اِیْتِ بِالْمَآءِ (پانی لا) پہلی بات سے سننے والے کو زید کے جانے کی خبر معلوم ہوئی اور دوسری بات سے معلوم ہوا کہ کہنے والا پانی طلب کرتا ہے۔ مُرَکَّب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

جملہ دو طرح کا ہوتا ہے: جملہ خبریہ، جملہ انشائیہ۔

جملہ خبریہ، اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔ اور یہ دو قسم پر ہے۔ جملہ اسمیہ[1]۔ جملہ فعلیہ[2]۔

جملہ اسمیہ، اس جملہ کو کہتے ہیں جس کا پہلا حصہ اسم ہو۔ اور دوسرا حصہ خواہ اسم ہو یا فعل

جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ اور زَیْدٌ عَلِمَ ان میں سے ہر ایک جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ اور ان کا پہلا حصہ مُسند الیہ ہے جس کو مبتدا کہتے ہیں، اور دوسرا حصہ مُسند ہے جس کو خبر کہتے ہیں۔ جملہ اسمیہ خبریہ کے معنوں میں، ہے۔ ہوں۔ ہو۔ آتا ہے۔

جملہ فعلیہ، وہ جملہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ فعل ہو اور دوسرا حصہ فاعل، جیسے عَلِمَ زَیْدٌ۔ نَعِمَ بَکْرٌ ان میں سے ہر ایک جملہ فعلیہ ہے اور ان کا پہلا حصہ مُسند ہے۔ جس کو فعل کہتے ہیں اور دوسرا حصہ مسند الیہ ہے جس کو فاعل کہتے ہیں۔

مسند الیہ، وہ ہے جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی نسبت کی جائے۔ اور اس کو مبتدا اس لیے کہتے ہیں کہ اس سے جملہ کی ابتدا ہوتی ہے۔

مُسنَد، وہ ہے جس کو دوسرے کی طرف نسبت کریں اور اس کو خبر اس لئے کہتے ہیں کہ یہ پہلے اسم کے حال کی خبر دیتا ہے۔

اسم۔ مسند اور مسند الیہ دونوں ہو سکتا ہے، جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ کہ اس میں زیدٌ اور عالمٌ دونوں اسم ہیں اور عالم کی نسبت زید کی طرف ہو رہی ہے۔ اس لئے زید مسند الیہ اور عالم مسند ہوا۔

فعل مسند ہوتا ہے۔ مسند الیہ نہیں ہو سکتا۔ جیسے زَیْدٌ عَلِمَ اور عَلِمَ زَیْدٌ ان دونوں جملوں میں عَلِمَ کی نسبت زید کی طرف ہو رہی ہے۔ اس لئے عَلِمَ مسند ہوا اور زَیْدٌ مسند الیہ۔ اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔

ترکیب

جملہ اسمیہ کی ترکیب اس طرح ہوتی ہے۔ زَیْدٌ مبتدا عَالِمٌ خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اور جملہ فعلیہ کی ترکیب اس طرح ہوتی ہے: عَلِمَ فعل زَیْدٌ فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو

اَلطَّعَامُ حَاضِرٌ اَلْمَآءُ بَارِدٌ اَلْاِنْسَانُ حَاکِمٌ جَلَسَ زَیْدٌ ذَھَبَ عَمْرٌو

شُرِبَتْ ھِنْدٌ اُکِلَ خَالِدٌ نَصَرَ بَکْرٌ۔

جملہ انشائیہ کا وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں کیونکہ انشاء کے معنی ہیں ایک چیز کا پیدا کرنا اور یہ جملہ بھی ایک کام کے پیدا کرنے کو بتاتا ہے۔ سچ یا جھوٹ کو اس میں دخل نہیں ہوتا۔ جیسے اِضْرِبْ یعنی ضرب کو پیدا کر۔

جملہ انشائیہ کی چند قسمیں ہیں

① امر جیسے اِضْرِبْ (تو مار)

② نہی جیسے لَا تَضْرِبْ (مت مار)

③ استفہام جیسے ھَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ (کیا زید نے مارا؟)

④ تمنّی جیسے لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ (کاش زید حاضر ہوتا۔

⑤ ترجّی جیسے لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ (امید ہے کہ عمرو غائب ہووے)

⑥ عقود یعنی معاملات جیسے بِعْتُ[1] وَ اِشْتَرَیْتُ (میں نے بیچا اور میں نے خریدا)

⑦ ندا جیسے یَا اَللّٰہُ (اے اللہ)

⑧ عرض[2] جیسے اَلَا تَاْتِیْنِیْ فَاُعْطِیَكَ دِیْنَارًا (تو میرے پاس کیوں نہیں آتا کہ تجھ کو اشرفی دوں)

⑨ قسم جیسے وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا (اللہ کی قسم میں زید کو ضرور ماروں گا)

⑩ تعجب جیسے مَا اَحْسَنَہٗ (کس [illegible] نے اس کو حسین کر دیا) اَحْسِنْ بِہٖ وہ کس قدر حسین

---

[1] واضح ہو کہ بِعْتُ و اِشْتَرَیْتُ اصل میں جملہ فعلیہ خبریہ ہیں۔ لیکن جب خرید و فروخت کے وقت بائع اور مشتری بِعْتُ وَ اِشْتَرَیْتُ کہیں تو خبر نہ ہوں گے۔ کیونکہ اس میں سچ جھوٹ کا احتمال نہیں اس لئے اس قسم کو انشاء بصورت خبر کہتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی خرید و فروخت کے وقت کے علاوہ کہے کہ بِعْتُ الْفَرَسَ اِشْتَرَیْتُ الْکِتَابَ تو اس وقت جملہ خبریہ ہوں گے۔ [2] عرض تمنی کے قریب ہے۔ کیونکہ یہ درحقیقت ابھارنا و برانگیختہ کرنا ہے اور کسی شخص کو اسی چیز سے ابھارتے ہیں جس کی اسے تمنا ہوتی ہے۔

ہے)

مرکب غیر مفید، وہ ہے کہ جب کہنے والا بات کہہ چکے تو سننے والے کو اس بات سے کوئی فائدہ خبر یا طلب کا حاصل نہ ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں:۔

مُرکبِ اضافی ۔ مُرکب بنائی ۔ مُرکب منع صرف ۔

(۱) **مرکب اضافی**، وہ ہے جس میں ایک اسم کی اضافت (نسبت) دوسرے اسم کی طرف ہو، جس کی اضافت ہوتی ہے اس کو مضاف اور جس کی طرف ہوتی ہے اس کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ ۔ اس میں غلام کی اضافت زید کی طرف ہو رہی ہے تو غلام مضاف اور زید مضاف الیہ ہوا۔

(۲) **مرکب بنائی**، وہ ہے کہ دو اسم کو ایک کر لیا ہو، اور ان دونوں میں کوئی نسبتِ اضافی یا اسنادی نہ ہو، نیز پہلے اسم کو دوسرے کے ساتھ ربط دینے والا کوئی حرف ہو۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کہ اصل میں اَحَدٌ وَعَشَرٌ وَتِسْعَةٌ وَعَشَرٌ تھا۔ واؤ کو حذف کر کے دونوں اسموں کو ایک کر لیا ہے۔

مرکب بنائی کے دونوں اسموں پر ہمیشہ فتحہ رہتا ہے سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے کہ اس کا پہلا حصہ بدلتا رہتا ہے۔

(۳) **مرکب منع صرف**، وہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کر لیں اور دونوں اسموں کو ربط دینے والا کوئی حرف نہ ہو۔ جیسے بَعْلَبَکُّ کہ ایک شہر کا نام ہے جو بَعْلَ اور بَکَّ سے مرکب ہے۔ بَعْل ایک بُت کا نام ہے اور بَکّ بانیٔ شہر بادشاہ کا نام ہے۔

مرکب منع صرف کا پہلا حصہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور دوسرا حصہ بدلتا رہتا ہے۔

مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا ایک حصہ ہوتا ہے، پورا جملہ نہیں ہوتا جیسے غُلَامُ زَیْدٍ حَاضِرٌ ۔ جَآءَ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا ۔ اِبْرَاهِیْمُ سَاکِنُ بَعْلَبَکَّ ۔

ہر ایک کی ترکیب اس طرح ہے غُلَامُ مضاف ۔ زَیْدٌ مضاف الیہ ۔ مضاف اور

مضاف الیہ مل کر مبتدا حَاضِرٌ خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا جَآءَ فعل اَحَدَ عَشَرَ مُمیز رَجُلاً تمیز تمیز ممیز مل کر فاعل ہوا۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اِبْرَاهِیْمُ مبتدا اَسَاکِنٌ مضاف بَعْلَبَکَ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو

قَلَمُ زَیْدٍ نَفِیْسٌ۔ فِیْ دَارِ اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلاً خَالِدٌ تَاجِرٌ حَضَرَ مَوْتَ۔

فصل ۲: جملہ کے ذاتی وصفاتی اقسام

واضح ہو کہ کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا۔ یا تو وہ دونوں کلمے لفظوں میں موجود ہوں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ یا تقدیراً ہوں جیسے اِضْرِبْ کہ اَنْتَ اس میں پوشیدہ ہے۔ لفظوں میں موجود نہیں۔ جملہ میں دو سے زیادہ بھی کلمے ہوتے ہیں مگر زیادہ کی کوئی حد نہیں جب جملہ کے کلمات بہت ہوں تو اسم وفعل کو اس میں سے تمیز کرنا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ مُعرَب ہے یا مبنی، عامل ہے یا معمول۔ اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیئے کہ کلمات کا تعلق آپس میں ایک دوسرے کیساتھ کس طرح ہے تاکہ مسند ومسند الیہ ظاہر ہو جائے اور جملہ کے صحیح معنی معلوم ہو سکیں۔

جملہ باعتبار ذات کے چار قسم کا ہوتا ہے اسمیہ۱، فعلیہ۲، شرطیہ۳، ظرفیہ۴،

اسمیہ۱ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ فعلیہ۲ جیسے قَامَ زَیْدٌ۔ شرطیہ۳ جیسے اِنْ تُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْكَ ظرفیہ۴ جیسے عِنْدِیْ مَالٌ یہ چاروں قسمیں اصل جملہ کہلاتی ہیں۔

باعتبار صفت کے جملہ چھ قسم کا ہوتا ہے

(۱) **مبیّنہ**، جو پہلے کو کھول کر بیان کر دے۔ جیسے اَلْکَلِمَةُ عَلٰی ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ، اِسْمٌ وَ فِعْلٌ وَحَرْفٌ اس مثال میں پہلے جملہ کا مطلب صاف نہیں معلوم ہوتا تھا کہ وہ کونسی تین قسمیں ہیں۔ دوسرے جملہ نے اس کو بیان کر دیا کہ وہ اسم وفعل وحرف ہیں۔

(۲) **مُعَلِّلہ**، جو پہلے جملہ کی علت بیان کر دے، جیسا حدیث شریف میں ہے لَا تَصُوْمُوْا فِیْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ فَاِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّبِعَالٍ، تم روزہ نہ رکھو ان پانچ دنوں میں (عیدین وایام تشریق) اس لئے کہ وہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

اس حدیث شریف کے پہلے جملہ میں پانچ دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور اسکی علت دوسرے جملے میں بیان فرمائی ہے کہ وہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

(۳) **معترضہ**، جو دو جملوں کے درمیان بے جوڑ واقع ہو۔ جیسے قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَلنِّيَّةُ فِي الْوُضُوْءِ لَيْسَتْ بِشَرْطٍ۔ اس مثال میں رَحِمَهُ اللّٰهُ جملہ معترضہ ہے کہ پہلے اور بعد کے کلام سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔

(۴) **مستانفہ**، وہ جملہ ہے جس سے نیا کلام شروع کیا جائے۔ جیسے اَلْكَلِمَةُ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ اس کو جملہ ابتدائیہ بھی کہتے ہیں۔

(۵) **حالیہ**، وہ جملہ ہے ـــــ جو حال واقع ہو۔ جیسے جَآءَنِیْ زَيْدٌ وَّهُوَ رَاكِبٌ

(۶) **معطوفہ**، وہ جملہ ہے جو پہلے جملہ پر عطف کیا جائے، جیسے جَآءَنِیْ زَيْدٌ وَّذَهَبَ عَمْرٌو

فصل ۳ علاماتِ اسم

(1) الف لام یا (2) حرفِ جر اس کے شروع میں ہو۔ جیسے اَلْحَمْدُ۔ بِزَيْدٍ، (3) تنوین اسکے آخر میں ہو، جیسے زَيْدٌ۔ (4) مسند الیہ ہو۔ جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ۔ (5) مضاف ہو۔ جیسے غُلَامُ زَيْدٍ۔ (6) مصغر ہو۔ جیسے قُرَيْشٌ۔ رُجَيْلٌ۔ (7) منسوب ہو۔ جیسے بَغْدَادِیٌّ۔ هِنْدِیٌّ۔ (8) تثنیہ ہو جیسے رَجُلَانِ۔ (9) جمع ہو، جیسے رِجَالٌ (10) موصوف ہو، جیسے رَجُلٌ كَرِيْمٌ۔ (11) تائے متحرک اس سے ملی ہو، جیسے ضَارِبَةٌ۔

فائدہ:۔ واضح ہو کہ فعل تثنیہ یا جمع نہیں ہوتا اور فعل کے جو صیغے تثنیہ و جمع کہلاتے ہیں وہ فاعل کے اعتبار سے ہیں۔ جیسے فَعَلَا۔ يَفْعَلَانِ۔ ان دو مردوں نے کیا۔ وہ دو مرد کرتے ہیں۔ ایسے ہی فَعَلُوْا۔ يَفْعَلُوْنَ ان سب مردوں نے کیا۔ وہ سب مرد کرتے ہیں

کرنے والے دو مرد یا سب مرد ہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ دو کام کیے یا سب کام کئے۔ کام تو ایک ہی کیا مگر کرنے والے دو مرد یا سب مرد ہوئے۔ خوب سمجھ لو۔

علاماتِ فعل

(۱) قَدْ اس کے شروع میں ہو۔ جیسے قَدْ ضَرَبَ (بے شک اس نے مارا)

(2) سین شروع میں ہو۔ جیسے سَیَضْرِبُ } قریب ہے کہ مارے گا وہ۔
(3) سَوْفَ شروع میں ہو۔ جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ

(4) حرفِ جزم داخل ہو۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ۔ (5) ضمیر متصل ہو۔ جیسے ضَرَبْتَ۔ (6) آخر میں تائے ساکن ہو۔ جیسے ضَرَبَتْ۔ (7) امر ہو۔ جیسے اِضْرِبْ۔ (8) نہی ہو، جیسے لَا تَضْرِبْ۔

حرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم و فعل کی علامت نہ پائی جائے اور حقیقت یہ ہے کہ کلام میں حرف مقصود نہیں ہوتا بلکہ وہ محض ربط کا فائدہ دیتا ہے۔ اور یہ ربط کبھی دو اسموں میں ہوتا ہے، جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ۔ یا ایک اسم اور ایک فعل میں ہو۔ جیسے کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ یا دو فعلوں میں، جیسے اُرِیْدُ اَنْ اُصَلِّیَ۔

فصل معرب و مبنی

آخری حرف کی تبدیلی کے اعتبار سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) معرب (۲) مبنی۔

معرب وہ کلمہ ہے کہ جس کا آخری حرف ہمیشہ بدلتا رہتا ہو پس جس کے سبب سے یہ تبدیلی ہوتی ہے۔ اس کو عامل کہتے ہیں۔ اور جو چیز آخری حرف سے بدلتی ہے اس کو اعراب کہتے ہیں۔

اعراب دو قسم کا ہوتا ہے۔ حرکتی جیسے ضمہ۔ فتحہ۔ کسرہ۔ حرفی، جیسے الف۔ واو۔ یا۔ آخری حرف کو محل اعراب کہتے ہیں، جیسے جَآءَ زَیْدٌ۔ اس میں جَآءَ عامل ہے اور زید پر ضمہ ہے رَاَیْتُ زَیْدًا میں رَاَیْتُ عامل ہے اور زید پر فتحہ ہے۔ اور مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں ب حرف جار عامل ہے اور زید پر کسرہ ہے پس زید معرب ہے۔ اور زید کا آخری حرف دال

محل اعراب ہے اور ضمہ، فتحہ، کسرہ اعراب ہے۔

مبنی، وہ کلمہ ہے جو ہمیشہ ایک حال پر رہتا ہے۔ یعنی عامل کے بدلنے سے اس کی آخری حرکت میں کچھ تبدیلی نہیں ہوتی، جیسے جَآءَ هٰذَا۔ رَاَيْتُ هٰذَا۔ مَرَرْتُ بِهٰذَا۔

ان مثالوں میں هٰذَا مبنی ہے کہ ہر حالت میں یکساں ہے۔

مبنی آں باشد کہ ماند برقرار — معرب آں باشد کہ گردد بار بار

مبنی و معرب کے اقسام

تمام اسموں میں صرف اسم غیر متمکن مبنی ہے۔ اور افعال میں فعل ماضی اور امر حاضر معروف اور فعل مضارع جس میں نون جمع مؤنث اور نون تاکید کا ہو، اور تمام حروف مبنی ہیں۔ اسم متمکن معرب ہے بشرطیکہ ترکیب میں واقع ہو۔ ورنہ بلا ترکیب کے مبنی ہوگا۔

متمکن، اس لئے کہتے ہیں کہ تمکن کے معنیٰ ہیں جگہ دینا۔ اور چونکہ یہ اسم اعراب کو جگہ دیتا ہے اس لیے اس کو متمکن کہتے ہیں۔ اور یہ مبنی اصل کے مشابہ بھی نہیں ہوتا۔

فعل مضارع معرب ہے۔ بشرطیکہ نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو۔ پس ان دو قسموں کے علاوہ اور معرب نہیں ہوتا۔ یعنی ایک تو وہ اسم جو مبنی اصل کے مشابہ نہ ہو۔ اور ایک فعل مضارع جب نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو۔

اسم غیر متمکن، وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے مشابہ ہو۔ مبنی اصل تین ہیں (۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) تمام حروف۔ اور یہ مشابہت کئی طرح سے ہوتی ہے، یا تو اسم میں مبنی اصل کے معنی پائے جائیں، جیسے اَيْنَ میں ہمزہ استفہام کے معنیٰ پائے جاتے ہیں۔ اور ہمزہ استفہام حرف مبنی الاصل ہے۔ اور هَيْهَاتَ میں ماضی کے معنیٰ ہیں اور رُوَيْدَ امر حاضر کے معنوں میں ہے، اور ماضی و امر مبنی الاصل ہیں۔ یا جیسے حرف محتاج ہوتا ہے۔ ایسے ہی اسم غیر متمکن میں احتیاج پائی جاتی ہے۔ جیسے اسمائے موصولہ و اسمائے اشارہ کہ یہ صلہ اور مشار الیہ کے محتاج ہیں۔ یا اسم غیر متمکن میں تین حروف سے کم ہوں، جیسے مَنْ

ذَا۔ یا اس کا کوئی حصہ حرف کو شامل ہو۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ کہ اصل میں اَحَدٌ وَعَشَرٌ تھا۔

فصل ۵ اسم غیر متمکن کے اقسام

اسم غیر متمکن یا مبنی کی آٹھ قسمیں ہیں: (۱) مضمرات (۲) اسمائے موصولہ (۳) اسمائے اشارہ (۴) اسمائے افعال (۵) اسمائے اصوات (۶) اسمائے ظروف (۷) اسمائے کنایات (۸) مرکب بنائی۔

مُضمرات کی پانچ قسمیں ہیں (۱) مرفوع متصل (۲) مرفوع مُنفصِل (۳) منصوب متصل (۴) منصوب منفصل (۵) مجرور متصل،

ضمیر مرفوع متصل (یعنی فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے ملی ہو) چودہ ہیں۔

ضَرَبْتُ ضَرَبْنَا ضَرَبْتَ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُمْ ضَرَبْتِ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُنَّ ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوْا ضَرَبَتْ ضَرَبَتَا ضَرَبْنَ۔

ضمیر مرفوع منفصل، (یعنی فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے جدا ہو) چودہ ہیں۔

اَنَا۔ نَحْنُ۔ اَنْتَ۔ اَنْتُمَا۔ اَنْتُمْ۔ اَنْتِ۔ اَنْتُمَا۔ اَنْتُنَّ۔ هُوَ۔ هُمَا هُمْ۔ هِيَ۔ هُمَا۔ هُنَّ۔

تنبیہ، ضمیر مرفوع علاوہ فاعل کے دوسرے مرفوعات کے لئے بھی آتی ہے یہاں آسانی کے لئے صرف فاعل کا ذکر کیا گیا۔

ضمیر منصوب متصل (یعنی مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے ملی ہو) چودہ ہیں۔

ضَرَبَنِيْ ضَرَبَنَا ضَرَبَكَ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُمْ ضَرَبَكِ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُنَّ ضَرَبَهُ ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُمْ ضَرَبَهَا ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُنَّ۔

ترکیب:۔ ضَرَبَ فعل، اس میں ضمیر ھُوَ کی اس کا فاعل، نون وقایہ کا، یٰ ضمیر متکلم مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضمیر منصوب منفصل (یعنی مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے جدا ہو) چودہ ہیں :۔

اِیَّایَ - اِیَّانَا - اِیَّاکَ - اِیَّاکُمَا - اِیَّاکُمْ - اِیَّاکِ - اِیَّاکُمَا - اِیَّاکُنَّ - اِیَّاہُ - اِیَّاہُمَا -

اِیَّاہُمْ - اِیَّاھَا - اِیَّاھُمَا - اِیَّاھُنَّ -

تنبیہ :۔ ضمیر منصوب علاوہ مفعول کے دوسرے منصوبات کے لیئے بھی آتی ہے یہاں آسانی کے لیے صرف مفعول کا ذکر کیا گیا -

ضمیر مجرور متصل - بھی چودہ ہیں، اور یہ دو طرح کی ہوتی ہیں - ایک تو وہ جس پر حرف جر داخل ہو - دوسری وہ جس پر مضاف داخل ہو -

ضمیر مجرور بحرف جر :۔ لِیْ - لَنَا - لَکَ - لَکُمَا - لَکُمْ - لَکِ - لَکُمَا - لَکُنَّ - لَہٗ - لَھُمَا - لَھُمْ - لَھَا - لَھُمَا - لَھُنَّ -

ضمیر مجرور باضافت :۔ دَارِیْ - دَارُنَا - دَارُکَ - دَارُکُمَا - دَارُکُمْ - دَارُکِ - دَارُکُمَا - دَارُکُنَّ - دَارُہٗ - دَارُھُمَا - دَارُھُمْ - دَارُھَا - دَارُھُمَا - دَارُھُنَّ -

فائدہ - کبھی جملہ کے پہلے ضمیر غائب بغیر مرجع کے واقع ہوتی ہے - پس اگر وہ ضمیر مذکر کی ہے تو اس کو ضمیر شان کہتے ہیں - اور اگر ضمیر مؤنث کی ہے تو ضمیر قصہ - اور اس ضمیر کے بعد کا جملہ اس کی تفسیر کرتا ہے جیسے اِنَّہٗ زَیْدٌ قَائِمٌ - تحقیق شان یہ ہے کہ زید کھڑا ہے - اور اِنَّھَا زَیْنَبُ قَائِمَۃٌ تحقیق قصہ یہ ہے کہ زینب کھڑی ہے -

اسمائے موصولہ

اَلَّذِیْ	اَلَّذَانِ	اَلَّذَیْنِ	اَلَّذِیْنَ	اَلَّتِیْ	اَلَّتَانِ
وہ ایک مرد کہ	وہ دو مرد کہ	وہ دو مرد کہ	وہ سب مرد کہ	وہ ایک عورت کہ	وہ دو عورتیں کہ

اَللَّتَیْنِ	اَللَّاتِیْ	اَللَّوَاتِیْ	مَا - مَنْ - اَیٌّ - اَیَّۃٌ
وہ دو عورتیں کہ	وہ سب عورتیں کہ	وہ سب عورتیں کہ	

اور الف لام بمعنی اَلَّذِیْ اسم فاعل اور اسم مفعول میں جیسے اَلضَّارِبُ بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ

اور اَلْمَضْرُوْبُ بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ اور ذُوْ بمعنی اَلَّذِیْ قبیلہ بنی طے کی زبان میں۔ جیسے جَآءَ ذُوْضَرَبَكَ یعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَكَ۔ اَیٌّ وَاَیَّةٌ معرب ہیں۔ اور بغیر اضافت کے ان کا استعمال نہیں ہوتا۔

فائدہ:۔ اسم موصول وہ اسم ہے جو جملہ کا پورا جزو بغیر صلہ کے نہیں ہوتا اور صلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے کہ جس میں ضمیر موصول کی طرف لوٹنے والی ہوتی ہے۔ جیسے جَآءَ اَلَّذِیْ اَبُوْهُ عَالِمٌ (آیا وہ شخص کہ جس کا باپ عالم ہے)۔

ترکیب:۔ جَآءَ فعل اَلَّذِیْ اسم موصول اَبُوْ مضاف ہٗ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ عَالِمٌ خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا۔ صلہ موصول مل کر فاعل۔ جَآءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو

جَآءَ الَّذِیْ ضَرَبَكَ۔ رَأَیْتُ الَّذِیْنَ ضَرَبَاكَ۔ مَرَرْتُ بِالَّذِیْنَ ضَرَبُوْكَ۔ اِکْرِمْ مَنْ اَکْرَمَكَ۔ قَرَأْتُ مَا کَتَبْتُ۔

اسمائے اشارہ دو قسم پر ہیں (۱) اشارہ قریب (۲) اشارہ بعید۔

اشارہ قریب یہ ہیں:۔	هٰذَا	هٰذَانِ	هٰذِهٖ	هَاتَانِ	هٰؤُلَآءِ
	یہ ایک مرد	یہ دو مرد	یہ ایک عورت	یہ دو عورتیں	یہ سب مرد یا سب عورتیں
اشارہ بعید یہ ہیں:۔	ذٰلِكَ	ذَانِكَ	تِلْكَ	تَانِكَ	اُولٰٓئِكَ
	وہ ایک مرد	وہ دو مرد	وہ ایک عورت	وہ دو عورتیں	وہ سب مرد یا سب عورتیں

فائدہ:۔ جس کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ جیسے هٰذَا الْقَلَمُ نَفِیْسٌ۔

ترکیب:۔ هٰذَا اسم اشارہ۔ اَلْقَلَمُ مشارٌ الیہ مل کر مبتدا ہوا نَفِیْسٌ خبر۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

❖ ❖ ❖

ترکیب کرو

هٰذَا الْبَیْتُ قَدِیْمٌ۔ هٰؤُلَآءِ اِخْوَانُ سَعِیْدٍ۔ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ صَالِحَةٌ
هَاتَانِ الْبِنْتَانِ اُخْتَانِ۔ اُولٰٓئِكَ طُلَّابُ الْمَدْرَسَةِ۔

اسمائے افعال۔ وہ اسم جو فعل کے معنی میں ہوں، ان کی دو قسمیں ہیں:۔

(۱) بمعنی امر حاضر جیسے رُوَیْدَ ۔ بَلْهَ ۔ حَیَّهَلْ ۔ هَلُمَّ ۔ دُوْنَكَ ۔ عَلَیْكَ ۔ هَا ۔
چھوڑ چھوڑ متوجہ ہو آؤ لے لازم پکڑ پکڑ

(۲) بمعنی فعل ماضی جیسے هَیْهَاتَ ۔ شَتَّانَ ۔ سَرْعَانَ
دور ہوا جدا ہوا جلدی کی

اسمائے اصوات، جیسے اُحْ اُحْ کھانسی کی آواز۔ اُفْ آوازِ درد۔ بَخْ۔ آوازِ شادی۔ نَخْ اونٹ بٹھانے کی آواز۔ غَاقِ آوازِ زاغ۔

اسمائے ظروف (ظرفِ زمان) جیسے اِذْ ۔ اِذَا ۔ مَتٰی ۔ کَیْفَ ۔ اَیَّانَ
اَمْسِ ۔ مُذْ ۔ مُنْذُ ۔ قَطُّ ۔ عَوْضُ ۔ قَبْلُ ۔ بَعْدُ ۔

اِذْ ماضی کے واسطے ہے اگرچہ مستقبل پر داخل ہو۔ اور اس کے بعد جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں آسکتے ہیں جیسے جِئْتُكَ اِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَ اِذِ الشَّمْسُ طَالِعَةٌ۔

اِذَا:۔ یہ مستقبل کے واسطے آتا ہے اور ماضی کو بھی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ اور اٰتِیْكَ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ، اور کبھی مفاجات کے واسطے بھی آتا ہے۔ جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ (میں نکلا پس اچانک درندہ کھڑا تھا)

مَتٰی:۔ یہ شرط اور استفہام کے لئے آتا ہے جیسے مَتٰی تَصُمْ اَصُمْ (جب روزہ رکھے گا میں روزہ رکھوں گا) یہ شرط کی مثال ہے اور مَتٰی تُسَافِرُ (تو کب سفر کریگا) یہ استفہام کی مثال ہے۔

کَیْفَ:۔ یہ حال کی دریافت کرنے کے واسطے آتا ہے، جیسے کَیْفَ اَنْتَ اَیْ فِیْ اَیِّ حَالٍ اَنْتَ (تو کس حال میں ہے؟)

اَیَّانَ : یہ وقت دریافت کرنیکے واسطے آتا ہے جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ (کونسا دن ہے جزا کا)

اَمْسِ : جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ اَمْسِ (آیا میرے پاس زید کل)

مُذْ و مُنْذُ : یہ دونوں کام کی ابتدائی مدت بتاتے ہیں۔ جیسے مَارَأَیْتُہٗ مُذْ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ (میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا) اور پوری مدت کے لیئے بھی آتے ہیں جیسے مَارَأَیْتُہٗ مُذْ یَوْمَیْنِ (میں نے اس کو دو دن سے نہیں دیکھا)۔

قَطُّ : یہ ماضی منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے۔ جیسے مَاضَرَبْتُہٗ قَطُّ (میں نے اس کو ہرگز نہیں مارا)

عَوْضُ : یہ مستقبل منفی کی تاکید کے لئے آتا ہے۔ جیسے لَا اَضْرِبُہٗ عَوْضُ (میں اُسے کبھی نہیں ماروں گا)

قَبْلُ و بَعْدُ : جبکہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ متکلم کی نیت میں ہو۔ نحو قولہ تعالےٰ۔ (لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ) اَیْ مِنْ قَبْلِ کُلِّ شَیْءٍ وَمِنْ بَعْدِ کُلِّ شَیْءٍ اور جیسے اَنَا حَاضِرٌ مِنْ قَبْلُ یعنی مِنْ قَبْلِكَ۔ مَتٰی تَجِیْئُنَا بَعْدُ یعنی بَعْدَ هٰذَا۔

(۲) **ظرف مکان** :- حَیْثُ۔ قُدَّامَ۔ خَلْفَ۔ تَحْتَ۔ فَوْقَ۔ عِنْدَ۔ اَیْنَ۔ لَدٰی۔ لَدُنْ

حَیْثُ : اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے اِجْلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ یعنی اِجْلِسْ مَکَانَ جُلُوْسِ زَیْدٍ۔

قُدَّامُ و خَلْفُ :- جیسے قَامَ النَّاسُ قُدَّامُ وَخَلْفُ یعنی قُدَّامَہٗ وَخَلْفَہٗ

تَحْتُ وَ فَوْقُ :- جیسے جَلَسَ زَیْدٌ تَحْتُ وَصَعِدَ عَمْرٌو فَوْقُ اَیْ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ وَفَوْقَ الشَّجَرَۃِ مثلاً۔

عِنْدَ :- جیسے اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ (مال زید کے پاس ہے)

اَیْنَ وَ اَنّٰی : خواہ استفہام کے لیئے آئیں، جیسے اَیْنَ تَذْهَبُ (توکہاں جاتا ہے؟) اَنّٰی تَقْعُدُ (توکہاں بیٹھے گا؟) یا شرط کیلئے، جیسے اَنّٰی تَجْلِسْ اَجْلِسْ (جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)

اور اَنّٰی تَذْھَبْ اَذْھَبْ (جہاں تو جائے گا میں جاؤں گا) اور اَنّٰی کَیْفَ کے معنی میں بھی آتا ہے جبکہ فعل کے بعد آئے کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی: فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ اَیْ کَیْفَ شِئْتُمْ (پس آؤ تم اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو)

لَدٰی وَلَدُنْ:- یہ دونوں عِنْدَ کے معنی میں آتے ہیں اور فرق عِنْدَ اور ان دونوں میں یہ ہے کہ عِنْدَ میں شے کا قبضہ اور ملک میں ہونا کافی ہے۔ ہر وقت پاس رہنا ضروری نہیں۔ جیسے اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ مال زید کے پاس ہے۔ خواہ مال خزانہ میں ہو یا اس کے پاس حاضر ہو۔ اور اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ اس وقت کہیں گے جب مال زید کے پاس حاضر ہو۔ پس عِنْدَ عام ہے اور لَدٰی وَلَدُنْ خاص ہے۔ خوب سمجھ لو۔

فائدہ (۱) قَبْلُ۔ بَعْدُ۔ تَحْتُ۔ فَوْقُ۔ قُدَّامُ۔ خَلْفُ۔ حَیْثُ۔ قَطُّ۔ عَوْضُ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں۔ اور اَیَّانَ۔ کَیْفَ۔ اَیْنَ فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں اور اَمْسِ کسرہ پر مبنی ہوتا ہے۔ باقی ظروف سکون پر۔

فائدہ (۲) ظروف غیر مبنی جب جملہ یا اِذْ کی طرف مضاف ہوں تو ان کا فتحہ پر مبنی ہونا جائز ہے کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی، ھٰذَا یَوْمَ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُھُمْ۔ تو یہاں یوم کو مفتوح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے یَوْمَئِذٍ حِیْنَئِذٍ۔

اسمائے کنایات: یعنی وہ اسم جو شے مبہم پر دلالت کریں۔ جیسے کَمْ۔ کَذَا کنایہ ہے عدد سے، اور کَیْتَ۔ ذَیْتَ کنایہ ہے بات سے۔

مرکب بنائی، جیسے اَحَدَ عَشَرَ۔

فصل ۱۶ اسم منسوب

اسم کے آخر میں نسبت کے لئے یائے مشدد اور اس سے پہلے کسرہ زیادہ کرنے سے جو اسم بنتا ہے اس کو اسم منسوب کہتے ہیں۔

اسم کے آخر میں یائے نسبت لگانے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ کسی شے کا

تعلق ہے، جیسے بَغْدَادِیٌّ بغداد کا رہنے والا یا بغداد کی پیدا ہوئی چیز۔ اور ھِنْدِیٌّ ہند کا رہنے والا یا ہند کی پیدا ہوئی چیز۔ صَرْفِیٌّ علم صرف کا جاننے والا نَحْوِیٌّ علم نحو کا جاننے والا۔

ذیل میں نسبت کے چند ضروری قاعدے لکھے جاتے ہیں۔

(۱) الف مقصورہ جب کلمہ میں تیسری یا چوتھی جگہ واقع ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے۔ جیسے عِیْسیٰ سے عِیْسَوِیٌّ اور مَوْلیٰ سے مَوْلَوِیٌّ۔ اور اگر الف مقصورہ پانچویں جگہ ہو تو گر جاتا ہے۔ جیسے مُصْطَفٰی سے مُصْطَفِیٌّ۔

(۲) الف ممدودہ کا دوسرا الف واؤ سے بدل جاتا ہے۔ جیسے سَمَآءٌ سے سَمَاوِیٌّ اور بَیْضَآءُ سے بَیْضَاوِیٌّ۔

(۳) جس اسم میں یائے مشدد پہلے ہی سے موجود ہو وہاں یائے نسبت لگانے کی ضرورت نہیں۔ جیسے شَافِعِیٌّ ایک امام کا نام ہے اور شَافِعِیٌّ مذہب شافعی رکھنے والے کو بھی کہتے ہیں۔

(۴) جب اسم میں تائے تانیث ہو تو وہ نسبت کے وقت گر جاتی ہے جیسے کُوْفَۃٌ سے کُوْفِیٌّ اور مَکَّۃٌ سے مَکِّیٌّ ایسے ہی جو اسم فَعِیْلَۃٌ اور فُعَیْلَۃٌ کے وزن پر ہو اس کی ی بھی گر جاتی ہے جیسے مَدِیْنَۃٌ سے مَدَنِیٌّ اور جُھَیْنَۃٌ سے جُھَنِیٌّ۔

(۵) جو اسم فَعِیْلٌ کے وزن پر ہو اس کے آخر میں یائے مشدد ہو تو پہلی ی دور کر کے واؤ سے بدلیں گے اور واؤ سے پہلے فتحہ دے کر آخر میں یائے نسبت لگا دیں گے۔ جیسے عَلِیٌّ سے عَلَوِیٌّ اور نَبِیٌّ سے نَبَوِیٌّ۔

(۶) اگر ی چوتھی جگہ بعد کسرہ واقع ہو تو ی کو دور کرنا اور واؤ سے بدلنا دونوں جائز ہیں۔ جیسے دِھْلِیْ سے دِھْلِیٌّ اور دِھْلَوِیٌّ۔

(۷) اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف کر دیا گیا ہو تو نسبت کے وقت واپس آ جاتا ہے جیسے اَخٌ سے اَخَوِیٌّ۔ اور اَبٌ سے اَبَوِیٌّ اور دَمٌ سے دَمَوِیٌّ۔

⑧ بعض الفاظ کی نسبت خلافِ قیاس آتی ہے۔ جیسے نُوْرٌ سے نُوْرَانِیٌّ۔ حَقٌّ سے حَقَّانِیٌّ۔ رَیٌّ سے رَازِیٌّ۔ بَادِیَۃٌ سے بَدَوِیٌّ۔

فصل ۷ اسم تصغیر

جس اسم میں چھوٹائی یا حقارت کے معنی پائے جائیں اسے اسم تصغیر کہتے ہیں۔

تصغیر کے ضروری قاعدے

① تین حرفی اسم کی تصغیر فُعَیْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ اور عَبْدٌ سے عُبَیْدٌ۔

② چار حرفی اسم کی تصغیر فُعَیْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے جَعْفَرٌ سے جُعَیْفِرٌ۔

③ پانچ حرفی اسم کی تصغیر فُعَیْعِیْلٌ کے وزن پر آتی ہے، بشرطیکہ اس کا چوتھا حرف مدّہ لین ہو۔ جیسے قِرْطَاسٌ سے قُرَیْطِیْسٌ۔ اور اگر چوتھا حرف مدّہ لین نہ ہو تو اس کا پانچواں حرف حذف کر کے تصغیر بھی فُعَیْعِلٌ کے وزن پر کرتے ہیں جیسے سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجٌ

فائدہ۔ (۱) مؤنث سماعی کی ۃ تصغیر میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ جیسے اَرْضٌ سے اُرَیْضَۃٌ اور شَمْسٌ سے شُمَیْسَۃٌ۔

فائدہ۔ (۲) جس کا آخری حرف حذف ہو گیا ہو وہ تصغیر میں واپس آ جاتا ہے۔ جیسے اِبْنٌ۔ بُنَیٌّ۔ اِبْنٌ اصل میں بَنَوٌ تھا۔

فصل ۸ معرفہ و نکرہ

اسم کی باعتبار عموم و خصوص کے دو قسمیں ہیں (۱) معرفہ (۲) نکرہ

معرفہ وہ اسم ہے جو خاص چیز کے لیے بنایا گیا ہو۔ اس کی سات قسمیں ہیں۔

۱۔ **ضمیر** وہ اسم ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے۔ جیسے۔ هُوَ۔ اَنْتَ۔ اَنَا۔ نَحْنُ۔

۲۔ **علم** جو کسی خاص شہر یا خاص آدمی یا چیز کا نام ہو جیسے۔ زَیْدٌ۔ دِهْلِیْ۔ زَمْزَمُ۔

۳۔ اسم اشارہ یعنی وہ اسم جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے ۔ جیسے ۔ هٰذَا ۔ ذٰلِكَ

۴۔ اسم موصول یعنی وہ اسم جو صلہ کے ساتھ مل کر جملہ کا جزو بن سکے ۔ جیسے اَلَّذِیْ ۔ اَلَّتِیْ ۔

۵۔ معرف باللام یعنی وہ اسم جو نکرہ پر الف ولام داخل کر کے معرفہ بنایا گیا ہو جیسے اَلرَّجُلُ

۶۔ وہ اسم جو ان پانچوں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو۔

مثالیں بالترتیب یہ ہیں :۔ غُلَامُهٗ فَرَسُكَ ۔ كِتَابِیْ ۔ غُلَامُ زَیْدٍ ۔ سَاكِنُ الدِّهْلِیْ ۔ مَآءُ زَمْزَمَ ۔ كِتَابُ هٰذَا ۔ فَرَسُ ذٰلِكَ ۔ غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدَكَ ۔ بِنْتُ الَّتِیْ ذَهَبَتْ ۔ قَلَمُ الرَّجُلِ ۔

۷۔ معرفہ بہ ندا ۔ یعنی وہ اسم جو پکارنے کی وجہ سے معرفہ بن جائے جیسے یَا رَجُلُ اس میں یَا حرف ندا اور رَجُلُ منادیٰ ہے ۔

نکرہ وہ اسم ہے جو غیر معین یعنی عام چیز کے لئے بنایا گیا ہو ، جیسے فَرَسٌ کہ کسی خاص گھوڑے کا نام نہیں بلکہ ہر گھوڑے کو عربی میں فَرَسٌ کہتے ہیں اور جب فَرَسُ زَیْدٍ یا فَرَسُ هٰذَا کہہ دیا تو خاص ہو کر معرفہ بن گیا ۔

فصل ۹ مُذکر و مؤنث

باعتبار جنس کے اسم کی دو قسمیں ہیں ۔ مذکر و مؤنث ۔

مذکر وہ اسم ہے کہ جس میں علامت تانیث کی نہ لفظی ہو نہ تقدیری جیسے رَجُلٌ ۔ فَرَسٌ

مؤنث وہ اسم ہے کہ جس میں علامت تانیث کی لفظی یا تقدیری موجود ہو ۔

باعتبار علامت کے مؤنث کی دو قسمیں ہیں ۔ قیاسی و سماعی ۔

مؤنث قیاسی وہ ہے جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں موجود ہو ۔ تانیث کی لفظی علامات تین ہیں ۔

(۱) تا خواہ حقیقۃً ہو جیسے طَلْحَةٌ یا حکماً جیسے عَقْرَبٌ اس میں چوتھا حرف تائے تانیث کے حکم میں ہے ۔ (۲) الف مقصورہ زائدہ جیسے حُبْلٰی ۔ صُغْرٰی ۔ كُبْرٰی ۔

(۳) الف ممدودہ جیسے حَمْرَاءُ ۔ بَیْضَاءُ ۔

مؤنث سماعی وہ ہے جس میں علامت تانیث کی مقدر ہو۔ جیسے اَرْضٌ وشَمْسٌ کہ اصل میں اَرْضَۃٌ وشَمْسَۃٌ تھا۔ کیونکہ ان کی تصغیر اُرَیْضَۃٌ وشُمَیْسَۃٌ ہے۔ اور تصغیر سے اس کی اصلی حالت ظاہر ہو جاتی ہے۔ پس ایسی مؤنث کو جس میں تا ظاہر میں موجود نہ ہو اور اصل میں پائی جاتی ہو، مؤنث سماعی کہتے ہیں۔

باعتبار ذات کے مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی۔ لفظی۔

مؤنث حقیقی وہ ہے جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر ہو۔ خواہ علامت تانیث کی موجود ہو یا نہ ہو جیسے اِمْرَأَۃٌ کہ اس کے مقابلہ میں رَجُلٌ اور اَتَانٌ (گدھی) کہ اس کے مقابلہ میں حِمَارٌ (گدھا) ہے۔

مؤنث لفظی وہ ہے جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر نہ ہو۔ جیسے ظُلْمَۃٌ ۔ عَیْنٌ کہ اس کی تصغیر عُیَیْنَۃٌ ہے۔

فصل ۱۰ واحد تثنیہ جمع

اسم کی باعتبار تعدد کے تین قسمیں ہیں (۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع

واحد، وہ ہے جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ ایک مرد۔ اِمْرَأَۃٌ ایک عورت

تثنیہ، وہ ہے جو دو پر دلالت کرے اور یہ صیغہ واحد کے آخر میں نون مکسور اور نون سے پہلے یائے ماقبل مفتوح یا الف ماقبل مفتوح زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے رَجُلَانِ ۔ رَجُلَیْنِ ۔

جمع وہ ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جمع کا صیغہ واحد میں کچھ تغیر کرنے سے بنتا ہے اور یہ زیادتی یا تو لفظاً ہوتی ہے جیسے رِجَالٌ ۔ مُسْلِمُوْنَ یا تقدیراً جیسے فُلْکٌ بروزن قُفْلٌ ایک کشتی اور فُلْکٌ بروزن اُسْدٌ (کشتیاں)

جمع کی قسمیں

باعتبار لفظ کے جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع مکسر (۲) جمع سالم۔

جمع مکسر:۔ وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے جیسے رِجَالٌ کہ اس میں واحد کا صیغہ رَجُلٌ سلامت نہیں رہا۔ بلکہ اس کے حرفوں کی ترتیب بیچ میں الف آ جانے سے ٹوٹ گئی۔ اس جمع کو جمع تکسیر بھی کہتے ہیں۔

جمع سالم:۔ وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت رہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

جمع مذکر سالم:۔ وہ جمع ہے جس میں واؤ ماقبل مضموم اور نون مفتوح ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ یا یائے ماقبل مکسور اور نون مفتوح جیسے مُسْلِمِیْنَ۔

جمع مؤنث سالم:۔ وہ جمع ہے جس کے آخر میں الف اور تائے تانیث ہو جیسے مُسْلِمَاتٌ۔

باعتبار معنی کے جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت۔

جمع قلت:۔ وہ ہے جو دس سے کم پر بولی جائے۔ اس کے چار وزن ہیں اَفْعُلٌ جیسے اَکْلُبٌ۔ جمع کَلْبٌ کی۔ اَفْعَالٌ جیسے اَقْوَالٌ۔ جمع قَوْلٌ کی۔ اَفْعِلَةٌ جیسے اَطْعِمَةٌ جمع طَعَامٌ کی۔ فِعْلَةٌ جیسے غِلْمَةٌ جمع غُلَامٌ کی۔ اور جمع سالم بغیر الف ولام کے جمع قلت میں داخل ہے۔ جیسے عَاقِلُوْنَ۔ عَاقِلَاتٌ۔

جمع کثرت:۔ وہ ہے جو دس اور دس سے زیادہ پر بولی جائے۔ اس جمع کے وزن جمع قلت کے مذکورہ اوزان کے علاوہ ہیں۔ ان میں سے دس مشہور وزن لکھے جاتے ہیں۔

وزن	واحد	جمع	وزن	واحد	جمع
فِعَالٌ	عَبْدٌ	عِبَادٌ	فُعَّالٌ	خَادِمٌ	خُدَّامٌ
فُعَلَاءُ	عَالِمٌ	عُلَمَاءُ	فَعْلٰی	مَرِیْضٌ	مَرْضٰی
اَفْعِلَاءُ	نَبِیٌّ	اَنْبِیَاءُ	فَعَلَةٌ	طَالِبٌ	طَلَبَةٌ
فُعُلٌ	رَسُوْلٌ	رُسُلٌ	فِعَلٌ	فِرْقَةٌ	فِرَقٌ
فُعُوْلٌ	نَجْمٌ	نُجُوْمٌ	فِعْلَانٌ	غُلَامٌ	غِلْمَانٌ

فائدہ:۔ اسمائے رباعی وخماسی کی جمع اکثر منتہی الجموع کے وزن پر آتی ہے۔ اور اس کے

مشہور وزن تین ہیں مَفَاعِلُ جیسے مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ۔ مَفَاعِیْلُ جیسے مِفْتَاحٌ سے مَفَاتِیْحُ۔ فَعَائِلُ جیسے رِسَالَۃٌ سے رَسَائِلُ۔

منتہی الجموع:۔ وہ جمع ہے کہ جس میں الف جمع کے بعد دو حرف ہوں جیسے مَسَاجِدُ یا ایک حرف مشدد ہو۔ جیسے دَوَابُّ یا تین حرف ہوں اور بیچ کا حرف ساکن ہو۔ جیسے مَفَاتِیْحُ۔

فائدہ:۔ (۱) بعض جمع واحد کے غیر لفظ سے آتی ہے، جیسے اِمْرَأَۃٌ کی جمع نِسَآءٌ اور ذُوْ کی جمع اُولُوْا۔

فائدہ:۔ (۲) کبھی واحد اسم جمع کے معنیٰ دیتا ہے جیسے قَوْمٌ۔ رَھْطٌ۔ رَکْبٌ ان کو اسم جمع کہتے ہیں۔

فائدہ:۔ (۳) بعض الفاظ کی جمع خلاف قیاس آتی ہے جیسے اُمٌّ کی اُمَّھَاتٌ۔ فَمٌ کی اَفْوَاہٌ۔ مَآءٌ کی مِیَاہٌ۔ اِنْسَانٌ کی اُنَاسٌ۔ شَاۃٌ کی شِیَاہٌ۔

فصل ۱۱ منصرف غیر منصرف

اسم مُعرب کی دو قسمیں ہیں: ۱ منصرف۔ ۲ غیر منصرف

منصرف:۔ وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے کوئی سبب نہ ہو۔ اور اس پر تینوں حرکتیں اور تنوین آتی ہو جیسے زَیْدٌ۔

غیر منصرف:۔ وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب ہوں۔ یا ایک ایسا سبب ہو جو دو سببوں کے قائم مقام ہو اور جس پر تنوین اور کسرہ نہ آتا ہو۔

اسباب منع صرف نو ہیں۔ عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزن فعل، الف و نون زائدتان۔ جن کا مجموعہ ذیل کے دو شعروں میں بیان کر دیا گیا ہے۔

عَدْلٌ وَّوَصْفٌ وَّتَانِیْثٌ وَّمَعْرِفَۃٌ	وَعُجْمَۃٌ ثُمَّ جَمْعٌ ثُمَّ تَرْکِیْبٌ
وَالنُّوْنُ زَائِدَۃٌ مِّنْ قَبْلِھَا اَلِفٌ	وَوَزْنُ فِعْلٍ وَّھٰذَا الْقَوْلُ تَقْرِیْبٌ

ہر ایک کی مثال یہ ہے۔ صـ ۲۳ پر

عُمَرُ میں دو سبب ہیں۔ عدل و معرفہ	مَسَاجِدُ میں دو سبب ہیں جمع منتہی الجموع
ثُلَاثُ میں دو سبب ہیں۔ وصف و عدل	بَعْلَبَکُّ میں دو سبب ہیں۔ ترکیب و معرفہ
طَلْحَةُ میں دو سبب ہیں۔ تانیث و معرفہ	اَحْمَدُ میں دو سبب ہیں وزن فعل و معرفہ
زَیْنَبُ میں دو سبب ہیں۔ معرفہ و تانیث	سَکْرَانُ میں دو سبب ہیں } الف و نون زائدتان و وصف
اِبْرَاهِیْمُ میں دو سبب ہیں۔ عجمہ و معرفہ	

فائدہ (۱) نحویوں کی اصطلاح میں ایک اسم کا اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر دوسرے صیغہ میں چلے جانے کو عدل کہتے ہیں۔ یہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) عدل تحقیقی ــ (۲) عدل تقدیری

(۱) **عدل تحقیقی** وہ ہے جس کی واقعی کوئی اصل ہو جیسے ثُلٰثُ کہ اس کے معنی ہیں "تین تین" اس سے معلوم ہوا کہ اس کی اصل ثَلٰثَةٌ و ثَلٰثَةٌ ہے۔

(۲) **عدل تقدیری** وہ ہے کہ جس کی اصل واقعی نہ ہو بلکہ مان لی گئی ہو جیسے عُمَرُ کہ یہ لفظ عرب میں غیر منصرف مستعمل ہوتا ہے۔ لیکن اس میں غیر منصرف ہونے کا صرف ایک سبب معرفہ پایا جاتا ہے۔ اس لئے استعمال کا لحاظ کر کے اس کی اصل عَامِرٌ مان لی گئی ہے۔

فائدہ (۲) عجمہ وہ اسم ہے جو عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں علم ہو، اور تین حرف سے زائد ہو جیسے اِبْرَاهِیْمُ۔ یا تین حرفی ہو اور درمیان کا حرف متحرک ہو جیسے شَتَرُ (ایک قلعہ کا نام ہے)

فائدہ (۳) الف و نون زائدتان اگر اسم کے آخر میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ وہ اسم عَلَم ہو جیسے عُثْمَانُ و عِمْرَانُ و سَلْمَانُ۔ پس۔ سَعْدَانُ غیر منصرف نہیں۔ کیونکہ وہ عَلَم نہیں بلکہ جنگلی گھاس کو کہتے ہیں۔

اور اگر الف و نون زائدتان صفت کے آخر میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث، فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ ہو۔ جیسے سَکْرَانُ غیر منصرف ہے اس لئے کہ اس کی مؤنث،

---

[1] در اصل اس میں ایک سبب ہے جو دو کے قائم مقام ہے۔

سکرانۃ نہیں آتی اور حَمْدَانُ غیر منصرف نہیں ہے اس لئے کہ اس کی مؤنث حَمْدَانَةٌ آتی ہے۔

فائدہ (۴) وزن فعل سے یہ مطلب ہے کہ اسم فعل کے وزن پر ہو۔ جیسے اَحْمَدُ اَفْعَلُ کے وزن پر ہے۔

فائدہ (۵) ہر ایک غیر منصرف جبکہ اس پر الف لام آئے یا دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو تو اس کو حالت جری میں کسرہ دیا جاتا ہے۔ جیسے صَلَّيْتُ فِي مَسَاجِدِهِمْ وَذَهَبْتُ إِلَى الْمَقَابِرِ۔

فصل ۱۲ مرفوعات

مرفوعات آٹھ ہیں، فاعل، مفعول مالم یسم فاعلہ، مبتدا، خبر، اِنَّ وغیرہ کی خبر۔ مَا ولا کا اسم، کَانَ وغیرہ کا اسم، لائے نفی جنس کی خبر۔

۱۔ فاعل وہ ہے کہ جس کی طرف فعل کی نسبت اس طرح ہوتی ہے کہ وہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہے۔ جیسے قَامَ زَيْدٌ۔ ضَرَبَ عَمْرٌو۔

فاعل دو طرح کا ہوتا ہے (۱) ظاہر (۲) مضمر جیسے قَامَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ فاعل اسم ظاہر ہے اور ضَرَبْتُ میں فاعل ضمیر ہے۔

ضمیر بھی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ضمیر بارز (ظاہر) جیسے ضَرَبْتَ ضَرَبْتُمَا۔ ضَرَبْتُمْ ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُمَا۔ ضَرَبْتُنَّ۔ ضَرَبْتُ۔ ضَرَبْنَا۔ ضَرَبَا۔ ضَرَبُوْا۔ ضَرَبَتَا۔ ضَرَبْنَ۔

ضمیر مستتر (پوشیدہ) جیسے ضَرَبَ میں هُوَ اور ضَرَبَتْ میں هِيَ۔ ایسے ہی يَضْرِبُ واحد مذکر غائب میں هُوَ۔ تَضْرِبُ واحد مؤنث غائب میں هِيَ۔ تَضْرِبُ واحد مذکر حاضر میں اَنْتَ اور اَضْرِبُ واحد متکلم میں اَنَا۔ نَضْرِبُ تثنیہ و جمع متکلم میں نَحْنُ مستتر ہے۔ اور تثنیہ کے چاروں صیغوں يَضْرِبَانِ۔ تَضْرِبَانِ وغیرہ میں الف اور يَضْرِبُوْنَ و تَضْرِبُوْنَ میں واؤ اور يَضْرِبْنَ۔ تَضْرِبْنَ میں نون اور تَضْرِبِيْنَ میں ی بارز ہے، خوب سمجھ لو۔

فائدہ (۱) جب فعل کا فاعل ظاہر ہو۔ مؤنث حقیقی ہو، اور فعل فاعل کے درمیان کچھ فاصلہ نہ ہو۔ یا فاعل مؤنث کی ضمیر ہو تو دونوں صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا ضروری ہے جیسے قَامَتْ ھِنْدٌ وھِنْدٌ قَامَتْ۔

ترکیب ھِنْدٌ قَامَتْ کی اس طرح ہو گی: ھِنْدٌ مبتدا قَامَتْ فعل اس میں ضمیر ھِیَ مستتر۔ وہ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اور جبکہ فاعل ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان کچھ فاصلہ ہو یا فاعل ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو۔ یا فاعل ظاہر جمع مکسر ہو تو ان تینوں صورتوں میں فعل مؤنث بھی آسکتا ہے اور مذکر بھی جیسے قَرَأَ الْیَوْمَ ھِنْدٌ اور قَرَأَتِ الْیَوْمَ ھِنْدٌ۔ طَلَعَ الشَّمْسُ وَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔ قَالَ الرِّجَالُ وَقَالَتِ الرِّجَالُ۔

فائدہ: جب فعل کا فاعل ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ لایا جائے گا۔ جیسے ضَرَبَ الرَّجُلُ۔ ضَرَبَ الرَّجُلَانِ۔ ضَرَبَ الرِّجَالُ۔ اور جب فاعل ظاہر نہ ہو تو فاعل واحد کے لئے فعل واحد اور فاعل تثنیہ کے لئے فعل تثنیہ اور فاعل جمع کے لئے فعل جمع لایا جائے گا۔ جیسے اَلْخَادِمُ ذَھَبَ۔ اَلْخَادِمَانِ ذَھَبَا۔ اَلْخَادِمُوْنَ ذَھَبُوْا ہاں جب فاعل جمع مکسر کی ضمیر ہو تو فعل کو واحد مؤنث یا جمع مذکر دونوں طرح لا سکتے ہیں۔ جیسے اَلرِّجَالُ قَامُوْا۔ اَلرِّجَالُ قَامَتْ۔

۲۔ **مفعول مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ**:۔ وہ مفعول ہے جس کی طرف فعل مجہول کی نسبت ہو اور فاعل کو حذف کر کے بجائے اس کے مفعول کو ذکر کریں۔ جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ۔ اور فعل کے مذکر و مؤنث اور واحد و تثنیہ و جمع لانے میں مثل فاعل کے ہے۔ جیسے ضُرِبَتْ ھِنْدٌ وھِنْدٌ ضُرِبَتْ اور ضُرِبَ الْیَوْمَ ھِنْدٌ وضُرِبَتِ الْیَوْمَ ھِنْدٌ اور رُئِیَ الشَّمْسُ وَرُئِیَتِ الشَّمْسُ اور ضُرِبَ الرِّجَالُ وضُرِبَتِ الرِّجَالُ اور ضُرِبَ الرَّجُلُ

ضُرِبَ الرَّجُلَانِ ۔ ضُرِبَ الرِّجَالُ اور اَلْخَادِمُ طُلِبَ ۔ اَلْخَادِمَانِ طُلِبَا اَلْخَادِمُوْنَ طُلِبُوْا ۔ اَلرِّجَالُ ضُرِبُوْا ۔ اَلرِّجَالُ ضُرِبَتْ ۔

فعل مجہول کو فعل مالم یسم فاعلہ، کہتے ہیں یعنی ایسا فعل جس کے فاعل کا نام معلوم نہ ہو۔

مبتدا و خبر:۔ یہ دونوں اسم عامل لفظی سے خالی ہوتے ہیں۔ مبتدا کو مسند الیہ اور خبر کو مسند کہتے ہیں۔ ان میں عامل معنوی ہوتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ۔

مبتدا اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ اور کبھی نکرہ بھی، بشرطیکہ اس میں کچھ تخصیص کی جائے جیسا کہ دوسری کتابوں سے معلوم ہوگا۔

اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔ مثالیں یہ ہیں۔ زَیْدٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ ۔ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ اَلْعَالِمُ اِنْ جَآءَكُمْ فَاَكْرِمُوْهُ ۔ اَللّٰهُ مَعَكُمْ ۔

کبھی خبر بھی مبتدا پر مقدم ہوتی ہے۔ جیسے فِی الدَّارِ زَیْدٌ

اِنَّ وغیرہ کی خبر

اِنَّ اور اَنَّ ۔ كَاَنَّ ۔ لَیْتَ ۔ لٰكِنَّ ۔ لَعَلَّ — اسم کے ناصب ہیں اور رافع خبر کے ہیں سدا

جیسے اِنَّ زَیْدًا قَآئِمٌ وَكَاَنَّ عَمْرًوا اَسَدٌ

ما و لا کا اسم

ما و لا کا ہے عمل اِنَّ و اَنَّ کے خلاف — اسم کے رافع ہیں اور ناصب خبر کے دائما

جیسے مَا زَیْدٌ قَآئِمًا ۔ لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ ۔

كَانَ، وغیرہ کا اسم

كَانَ، صَارَ ۔ اَصْبَحَ اَمْسٰی وَاَضْحٰی ظَلَّ بَاتَ — مَا بَرِحَ، مَادَامَ، مَا انْفَكَّ لَیْسَ ہے اور مَا فَتِئَ

ایسے ہی مَا زَالَ پھر افعال نکلیں ان سے جو
ہے وہی ان کا عمل جو اصل تیرہ کا لکھا

جیسے کَانَ زَیْدٌ قَآئِمًا۔ صَارَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا۔

خبر لائے نفی جنس جیسے لَا رَجُلَ قَآئِمٌ۔

فصل ۱۳ منصوبات

منصوبات بارہ ہیں: (۱) مفعول بہ (۲) مفعول مطلق (۳) مفعول لہ (۴) مفعول معہ (۵) مفعول فیہ (۶) حال (۷) تمیز (۸) اِنَّ وغیرہ کا اسم (۹) مَا وَلَا کی خبر (۱۰) لائے نفی جنس کا اسم (۱۱) کَانَ کی خبر (۱۲) مستثنیٰ۔

۱۔ **مفعول بہ**:۔ وہ اسم ہے کہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے اَکَلَ زَیْدٌ طَعَامًا شَرِبَ خَالِدٌ مَاءً۔

ترکیب یہ ہے: اَکَلَ فعل۔ زَیْدٌ فاعل۔ طَعَامًا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ:۔ بعض جگہ مفعول بہ کا فعل کسی قرینہ کی وجہ سے حذف بھی کر دیا جاتا ہے جیسے میزبان اپنے مہمان کی آمد پر اس کو خوش کرنے اور اطمینان دلانے کے لیے کہے: اَھْلًا وَّسَھْلًا یعنی اَتَیْتَ اَھْلًا وَّوَطِئْتَ سَھْلًا (تو اپنے ہی آدمیوں میں آیا ہے نہ کہ غیروں میں۔ اور تو نرم و خوشگوار جگہ وارد ہوا ہے تجھ پر کوئی مشقت و تکلیف نہیں ہے۔) یہاں اَتَیْتَ اور وَطِئْتَ محذوف ہے۔ اور جیسے ڈرانے کے موقع پر کہا جائے: اِیَّاكَ وَالْاَسَدَ یعنی اِتَّقِ نَفْسَكَ مِنَ الْاَسَدِ (اپنے آپ کو شیر سے بچا) یہاں اِتَّقِ فعل محذوف ہے۔ کسی کو پکارنے کے وقت بھی فعل کو حذف کرتے ہیں۔ جیسے یَا غُلَامَ زَیْدٍ یعنی اَدْعُوْ غُلَامَ زَیْدٍ (پکارتا ہوں میں زید کے غلام کو)۔ یہاں اَدْعُوْ محذوف ہے یا حرفِ ندا ہے اور غُلَامَ زَیْدٍ منادیٰ ہے۔

تنبیہ:۔ منادیٰ اگر مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے، جیسے یَا غُلَامَ زَیْدٍ یا مشابہ مضاف ہو۔ جیسے یَا قَارِئًا کِتَابًا (اے پڑھنے والے کتاب کے) یا نکرہ غیر معینہ ہو۔ جیسے:۔

یَا رَجُلاً خُذْ بِیَدِیْ اور منادیٰ مفرد معرفہ علامت رفع پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے یَا زَیْدُ اور اگر منادیٰ معرّف باللام ہو تو حرف ندا اور منادیٰ کے درمیان اَیُّهَا سے فصل کرنا لازمی ہے۔ جیسے یَا اَیُّهَا الرَّجُلُ۔

منادیٰ میں ترخیم بھی جائز ہے یعنی تخفیف کی غرض سے آخری حرف کو حذف کر دیتے ہیں جیسے یَا مَالِکُ میں یَا مَالُ اور یَا مَنْصُوْرُ میں یَا مَنْصُ۔

منادیٰ مرخم میں اصلی حرکت بھی جائز ہے اور ضمہ بھی اس لیے یَا مَالِ بھی پڑھ سکتے ہیں اور یَا مَالُ بھی۔

۲۔ مفعول مطلق:۔ وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد واقع ہو۔ اور وہ مصدر اسی فعل کا ہو جیسے ضَرْبًا ہے ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں اور قِیَامًا ہے قُمْتُ قِیَامًا میں۔ مفعول مطلق کا فعل کسی قرینہ کی وجہ سے حذف بھی کر دیا جاتا ہے۔ جیسے آنے والے کو کہا جائے، خَیْرَ مَقْدَمٍ یعنی قَدِمْتَ قُدُوْمًا خَیْرَ مَقْدَمٍ (تو آیا اچھا آنا)

۳۔ مفعول لہٗ: وہ اسم ہے جس کے سبب سے فعل واقع ہوا ہو جیسے قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ وَضَرَبْتُهٗ تَادِیْبًا۔

ترکیب:۔ ضَرَبْتُ فعل با فاعل، ہٗ ضمیر مفعول بہ تَادِیْبًا مفعول لہٗ۔ فعل با فاعل اپنے دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۴۔ مفعول معہٗ: وہ اسم ہے جو واؤ کے بعد واقع ہو اور وہ واؤ مع کے معنی میں ہو۔ جیسے، جَآءَ زَیْدٌ وَالْکِتَابَ (آیا زید مع کتاب کے) جِئْتُ وَزَیْدًا (آیا میں ساتھ زید کے)

ترکیب:۔ جَآءَ فعل زَیْدٌ فاعل واؤ حرف بمعنی مَعَ، اَلْکِتٰبَ مفعول معہٗ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول معہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۵۔ مفعول فیہ: وہ اسم ہے جس میں فعل مذکور واقع ہو۔ اور اس کو ظرف کہتے ہیں۔

ظرف دو قسم کا ہوتا ہے (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان۔

پھر ظرف زمان کی دو قسمیں ہیں (۱) مُبْہَم (۲) مَحْدُوْد۔

ظرف مبہم وہ ہے جس کی حد مُعَیَّن نہ ہو۔ جیسے دَھْرٌ۔ حِیْنٌ۔

ظرف محدود وہ ہے جس کی حد معین ہو۔ جیسے یَوْمٌ۔ لَیْلٌ۔ شَھْرٌ۔ سَنَۃٌ۔

زمان مبہم کی مثال جیسے صُمْتُ دَھْرًا۔ زمان محدود کی مثال جیسے سَافَرْتُ شَھْرًا۔

ظرفِ مکان کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) مبہم (۲) محدود۔ جیسے جَلَسْتُ خَلْفَکَ وَقُمْتُ اَمَامَکَ

مکانِ مبہم کی مثال ہے کیونکہ خَلْفَ اور اَمَامَ کی کوئی حد معین نہیں ہے۔ زمین کے آخری حصہ

تک مراد لیا جا سکتا ہے۔ اور جَلَسْتُ فِی الدَّارِ وَصَلَّیْتُ فِی الْمَسْجِدِ مکان محدود

کی مثال ہے۔

فائدہ:۔ ظرف مکانی مبہم میں فِیْ مقدر ہوتا ہے۔ اور ظرف مکانی محدود میں فِیْ مذکور

ہوتا ہے۔ کسی شاعر نے ان پانچوں مفعولوں کو ایک شعر میں اچھا ادا کیا ہے ؎

حَمِدْتُ حَمْدًا حَامِدًا وَحَمِیْدًا ۔۔۔ رِعَایَۃَ شُکْرِہٖ دَھْرًا مَدِیْدًا

(ترجمہ) میں نے حامد کی تعریف حمید کے ساتھ کی، ٭ اس کے شکر کا لحاظ کر کے ایک زمانہ دراز تک

ترکیب:۔ حَمِدْتُ فعل بافاعل حَمْدًا مفعول مطلق حَامِدًا مفعول بہ۔ واؤ حرف

بمعنی مع حَمِیْدًا مفعول معہ رِعَایَۃَ مضاف شکر مضاف الیہ مضاف ہٖ مضاف الیہ۔

مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہوا رِعَایَۃَ کا۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول لہ۔

دَھْرًا موصوف مَدِیْدًا صفت، موصوف صفت مل کر مفعول فیہ فعل بافاعل اپنے سب مفعولوں سے مل

کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۶۔ **حال** وہ اسم ہے جو فاعل کی صورت کو بیان کرے یعنی یہ ظاہر کرے کہ فاعل سے جب یہ

فعل صادر ہوا ہے تو وہ کس صورت میں تھا۔ کھڑا تھا۔ بیٹھا تھا۔ سوار تھا۔ پیادہ تھا۔ جیسے جَآءَ

زَیْدٌ رَاکِبًا (زید آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا) اس میں رَاکِبًا حال ہے زَیْدٌ کا۔ یا مفعول

کی حالت و صورت کو ظاہر کرے۔ جیسے جِئْتُ زَیْدًا نَائِمًا (آیا میں زید کے پاس ایسے حال

میں کہ وہ سو رہا تھا) یا فاعل و مفعول دونوں کی حالت ظاہر کر دے جیسے کَلَّمْتُ زَیْدًا جَالِسَیْنِ (میں نے زید سے باتیں کیں اس حال میں کہ دونوں بیٹھے تھے)۔

فاعل و مفعول کو ذوالحال کہتے ہیں اور وہ اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ اور اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم کرتے ہیں۔ جیسے جَآءَنِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ۔ اور حال جملہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَھُوَ رَاکِبٌ اور لَقِیْتُ بَکْرًا وَّھُوَ جَالِسٌ اور کبھی ذوالحال معنوی ہوتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ اَکَلَ جَالِسًا اس میں ھُوَ ذوالحال ہے اَکَلَ میں مستتر ہے۔

ترکیب (۱) جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا۔ جَآءَ فعل۔ زَیْدٌ ذوالحال۔ رَاکِبًا۔ حال۔ حال ذوالحال مل کر فاعل ہوا جَآءَ کا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) جِئْتُ عَمْرًا وَّ نَائِمًا۔ جِئْتُ فعل با فاعل عَمْرًا ذوالحال نَائِمًا حال۔ حال ذوالحال مل کر مفعول بہ۔ فعل با فاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) لَقِیْتُ بَکْرًا وَّھُوَ جَالِسٌ۔ لَقِیْتُ فعل با فاعل بَکْرًا ذوالحال۔ واؤ حالیہ ھُوَ مبتدا جَالِسٌ خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال ہوا۔ حال ذوالحال ملکر مفعول بہ لَقِیْتُ فعل با فاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) زَیْدٌ اَکَلَ جَالِسًا۔ زَیْدٌ مبتدا۔ اَکَلَ فعل۔ اس میں ضمیر ھُوَ کی۔ ذوالحال جَالِسًا حال۔ حال ذوالحال مل کر فاعل ہوا اَکَلَ کا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ باقی ظاہر ہے۔

۷۔ **تمیز** وہ اسم ہے جو عدد کی پوشیدگی کو دور کرے۔ جیسے رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا یا وزن کی جیسے اِشْتَرَیْتُ رِطْلًا زَیْتًا (خریدا میں نے ایک رطل زیتون کا تیل) یا پیمانہ کی جیسے بِعْتُ قَفِیْزَیْنِ بُرًّا (بیچے میں نے دو قفیز گیہوں کے)

ترکیب (۱) رَاَیْتُ فعل۔ اَحَدَ عَشَرَ ممیز۔ کَوْکَبًا تمیز۔ ممیز ملکر مفعول بہ ہوا۔ باقی ظاہر ہے۔

(۲) اِشْتَرَیْتُ فعل با فاعل رِطْلاً ممیز زَیْتًا تمیز۔ ممیز تمیز مل کر مفعول بہ ہوا۔

(۳) بِعْتُ فعل با فاعل قَفِیْزَیْنِ ممیز۔ بُرًّا تمیز۔ ممیز تمیز مل کر مفعول بہ ہوا۔

(۸) اِنَّ وغیرہ کا اسم جیسے اِنَّ زَیْدًا قَآئِمٌ

(۹) مَا و لَا کی خبر جیسے لَا رَجُلٌ ظَرِیْفًا۔

(۱۰) لائے نفی جنس کا اسم جیسے لَا رَجُلَ ظَرِیْفٌ۔

(۱۱) کَانَ وغیرہ کی خبر جیسے کَانَ زَیْدٌ قَآئِمًا۔

(۱۲) مستثنیٰ وہ اسم ہے جو حروف استثناء کے بعد واقع ہو جس سے ہو کہ جس چیز کی نسبت ماقبل کی طرف ہو رہی ہے، اس سے مستثنیٰ خارج ہے۔

حروف استثناء آٹھ ہیں: اِلَّا۔ غَیْرُ۔ سِوٰی۔ حَاشَا خَلَا۔ عَدَا۔ مَاخَلَا۔ مَاعَدَا۔ ان حروف سے پہلے جو اسم واقع ہوتا ہے اسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں جیسے جَآءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (آئی میرے پاس قوم مگر زید نہیں آیا۔)

اس مثال میں آنے کی نسبت قوم کی طرف ہو رہی ہے مگر اِلَّا نے زید کو اس نسبت سے خارج کر دیا۔ پس قوم مستثنیٰ منہ ہوئی اور زید مستثنیٰ۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں (۱) متصل (۲) منفصل۔

مستثنےٰ متصل وہ ہے جو استثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو۔ پھر حرف استثناء لا کر خارج کیا گیا ہو۔ جیسے جَآءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔ پس زید استثناء سے پہلے قوم میں داخل تھا لیکن آنے کے حکم سے بذریعہ حرفِ استثناء خارج کیا گیا۔

مستثنےٰ منقطع وہ ہے جو نہ استثناء سے پہلے مستثنےٰ منہ میں داخل ہو اور نہ بعد استثناء کے جیسے سَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ اِلَّا اِبْلِیْسَ (فرشتوں نے سجدہ کیا مگر شیطان نے نہ کیا) پس ابلیس نہ استثناء سے پہلے فرشتوں میں داخل تھا نہ بعد (بلکہ جن تھا) یہ مُستثنیٰ منقطع ہوا۔

ترکیب :۔ جَآءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔ جَآءَ فعل اَلْقَوْمُ مستثنیٰ منہ اِلَّا حرف استثنا زَیْدًا مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ و مستثنیٰ مل کر فاعل ہوا۔ جَآءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

پھر ایک دوسرے اعتبار سے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔ مُفَرَّغ۔ غیر مفرغ۔

مُفَرَّغ :۔ وہ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔ جیسے جَآءَنِیْ اِلَّا زَیْدٌ۔

غیر مفرغ :۔ وہ ہے جس میں مستثنیٰ منہ مذکور ہو۔ جیسے جَآءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔

جس کلام میں استثناء ہو۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں : مُوْجَب۔ غیر مُوْجَب۔

مُوْجَب :۔ وہ ہے جس میں نفی۔ نہی۔ استفہام نہ ہو۔

غیر مُوْجَب :۔ وہ ہے جس میں نفی۔ نہی۔ استفہام موجود ہو۔

اقسام اِعراب مستثنیٰ

نمبر	قاعدہ	مثال
۱	اگر مستثنیٰ متصل اِلَّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو تو مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔	جَآءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔
۲	اگر کلام غیر موجب میں مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ پر مقدم کریں تو منصوب پڑھتے ہیں۔	مَا جَآءَنِیْ اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ۔
۳	مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے	سَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ اِلَّا اِبْلِیْسَ۔
۴	بعد خَلَا اور عَدَا کے مستثنیٰ اکثر علماء کے نزدیک منصوب ہوتا ہے۔	جَآءَنِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا۔
۵	مَا عَدَا کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے	جَآءَنِی الْقَوْمُ مَا عَدَا زَیْدًا